قبولِ اسلام کی مَدَنی بہاریں

باکردار عطاری

(اور دیگر مَدَنی بہاریں)

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

(شعبہ امیرِ اہلسنّت)

اسلام ہی دین ہے

اِسلام دینِ فطرت اور قرانِ مجید مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ دین انسانی فلاح و بہبود کا ضامن (ذمے دار) دنیاوی زندگی میں امن وسکون اور اخروی زندگی میں راحت وآرام کا پیامبر (پیغام دینے والا) ہے۔ اسلام کی عظمت و برتری قرانِ مجید میں یوں بیان کی گئی:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

(پ۳، اٰلِ عمرٰن:۱۹)

معلوم ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دین صرف ''اسلام'' ہے۔ ایک دوسرے مقام پر اس بات پر بھی تنبیہ فرمادی کہ اسلام کے علاوہ کسی بھی دین کو اختیار کرنا نا قابلِ قبول اور آخرت میں حرمان ونقصان کا باعث ہے۔

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زِیاں کاروں (نقصان اُٹھانے والوں میں) سے ہے۔''

(پ۳، اٰلِ عمرٰن:۸۵)

سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ	ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے
وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ	لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ	پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین
(پ ٦، المائدۃ:٣)	پسند کیا۔

یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جو بھی غیر مسلم دینِ اسلام کی حقانیت اور اس کی تعلیمات میں غور وفکر کرتا ہے وہ بالآخر اسلام قبول کرکے مسلمان ہو جاتا ہے۔ سیرت و تاریخ کی کُتُب میں اس طرح کے واقعات کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ دلوں کو راحت بخشنے اور اسلام کی چاہت بڑھانے کے لیے قبولِ اسلام کا ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

شیخِ محقق حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیّدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا شمار اکابر علمائے یہود میں ہوتا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مدینۂ منوّرہ میں جلوہ فرما ہوئے، عرب لوگ آپ کی مجلس مبارک کی حاضری میں سبقت کرنے لگے تو میں بھی ان کے ہمراہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب میری پہلی نظر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخِ انور پر پڑی تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کذّابوں (جھوٹوں) کا چہرہ نہیں ہو سکتا، پھر میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اقدس سے پند و نصیحت کے کلمات سماعت کئے، گھر لوٹا تو بے حد متاثر ہو چکا تھا۔ دوسری مرتبہ خلوت (تنہائی) میں حاضری دی۔ اس وقت کی حاضری میں مَیں نے غیب بتانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تین سوال کئے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے نہایت شافی اور کافی جواب ارشاد فرمائے تو میں باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گیا۔"

(مدارج النبوت، قسم سوم، ذکر عبد اللّٰہ بن سلام، ۲/٦٦، بتصرف)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے لہلہاتے گلشن کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے پروان چڑھایا ہے اور یہ انہی کی اَنتھک محنتوں اور اِخلاص کا ثمرہ (پھل) ہے کہ پیغامِ اسلام روز بروز عالَم میں رعنائیاں بکھیر رہا ہے۔ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** جیسے عظیم مدنی مقصد کی برکت سے بے نمازی نمازی، والدین کے نافرمان فرمانبردار، غافل و

نادان اور بدکاریوں کے شکار تقویٰ و پرہیز گاری کا پیکر بن گئے، بیماروں پریشان حالوں کے دکھوں کا مُداوا (علاج) ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی برکت سے جہاں گنہگاروں کو توبہ نصیب ہوئی وہیں اسلام کی سچی تعلیمات اور دعوتِ اسلامی والوں کے سنّتوں پر عمل کے جذبے کو دیکھ کر کئی کفار نے اسلام کے چراغ کے ذریعے کفر وشرک کی اندھیریوں سے چھٹکارا حاصل کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے کفار کے قبولِ اسلام کے بے شمار واقعات موصول ہوتے رہتے ہیں، مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے ان ایمان افروز واقعات میں سے 8 مدنی بہاروں پر مشتمل رسالہ بنام **"باکردار عطاری"** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ ان بہاروں کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور مدنی ماحول کی اہمیت اُجاگر کرنے کے لئے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں "اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش" کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)   شعبہ امیرِ اہلسنّت

١٦ جُمادَی الاُخریٰ ١٤٣٥ھ بمطابق 17 اپریل 2014ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف **"فیضانِ سنّت"** کے باب فیضانِ رمضان صفحہ 845 پر دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے "بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔"

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صفۃ الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

﴿1﴾ نو مسلم کی دل سوز داستان

حیدر آباد (باب الاسلام، سندھ) کے مقیم ایک نو مسلم اسلامی بھائی کے تحریر کردہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے باب الاسلام سندھ کے شہر سانگھڑ کے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں کفر و شرک کی تاریکیوں کا کڑا پہرا تھا۔ میری زندگی بھی کُفر و ضَلالت کے اندھیروں میں بھٹکتے گزر رہی تھی۔ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ

نے مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے کفر کی تاریک وادیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا کر دی، سببِ کرم یوں ہوا کہ مَیں جس اسکول میں پڑھتا تھا وہاں ہر روز صبح دعا (اسمبلی) میں نعت شریف پڑھی جاتی تھی۔ جس میں میرے مسلمان دوست اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح سَرائی میں سوز و گُداز سے بھرپور گلہائے عقیدت پیش کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات نعتیہ اشعار میں ایسا سوز ہوتا کہ سن کر میری آنکھیں پُرنم ہو جایا کرتی۔ وقت گزرتا گیا اور دینِ اسلام کی محبت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ اسکول سے فراغت کے بعد میں ایک دکان پر کام کرنے لگا۔ ہماری دکان کے قریب ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک باریش سبز عمامہ شریف والے اسلامی بھائی عشاء کی نماز کے بعد چوک درس دینے آیا کرتے تھے۔ میں بھی چوک درس میں شرکت کر لیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ غالباً وہ جمعرات کا دن تھا میں نے دیکھا سوزوکی (suzuki) میں سوار کئی اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ اس دن میرا بہت جی چاہا کہ میں بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروں مگر گھر والوں کی مخالفت کے ڈر سے اپنی خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ وقت کے ساتھ ساتھ میرے دل میں اسلام کی محبت کا ننھا پودا ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا اور آخر کار وہ وقت بھی آ پہنچا کہ میں

نے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے دینِ اسلام کے احکام کی بجا آوری شروع کردی، نمازیں پڑھنے لگا، جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو گھر والوں سے چھپ کر روزے بھی رکھنے لگا۔ میں نے اپنے مسلمان ہونے کا گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اچانک میری زندگی آزمائشوں کا شکار ہوگئی میرے بڑے بھائی کو میرے اسلام قبول کرنے کا پتا چل گیا۔ چنانچہ ایک دن حسبِ معمول کام سے فارغ ہوکر شام کے وقت جب میں گھر پہنچا تو بڑے بھائی نے مجھے اپنے کمرے میں بلالیا جونہی میں کمرے میں داخل ہوا اس نے کچھ کہے سنے بغیر آؤ دیکھا نہ تاؤ مجھ پر لاتوں اور گھونسوں کی بوچھاڑ کردی، میں سمجھ چکا تھا کہ مجھے اسلام قبول کرنے کے مقدس جرم کی ایسی سنگین سزا دی جارہی ہے۔ میں روتا چلاتا رہا مگر اسے مجھ پر ذرا بھی ترس نہ آیا، جب میں اس کی زَدوکوب سے بے تاب ہوکر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپنے لگا تو غصے کی شدت سے ہانپتے ہوئے اس نے کہا ''آئندہ تو کہیں نہیں جائے گا، اگر تو گھر سے باہر نکلا تو میں تیری ٹانگیں توڑ دوں گا۔'' مجھے اس قدر مار پیٹ لینے کے باوجود بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا اب مجھے اس بات کا خوف لاحق تھا کہ یہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ لہٰذا رات کو ہی گھر سے راہِ فرار اختیار کرنے میں عافیت سمجھی اور گھر سے بھاگ کر ایک دوست کے ہاں پناہ لی۔ میرا یوں بغیر بتائے اچانک گھر

سے غائب ہو جانا گھر والوں کے لئے پریشان کن تھا۔ لہٰذا وہ مجھے دیوانہ وار تلاش کرنے لگے۔ بالآخر کھوج لگاتے لگاتے میری والدہ رات گئے میرے دوست کے گھر پہنچ ہی گئی۔ مجھے دیکھتے ہی بولی بیٹا! گھر چلو، چھوٹی چھوٹی باتوں پر خفا نہیں ہوتے۔ میں نے جواب دیا: بھائی میری جان کے درپے ہے، وہ تو میرے خون کا پیاسا ہے اور آپ مجھے گھر جانے کا کہہ رہی ہیں؟ میں ہرگز گھر نہیں جاؤں گا۔ میرا جواب سن کر ماں کی ممتا تڑپ اٹھی اور مجھ سے گھر چلنے کی فریادیں کرنے لگی۔ بالآخر میں ان کے ساتھ گھر چلا گیا۔ اب میں چُھپ چُھپ کر نمازوں کا اہتمام کرتا۔ کبھی کبھار نماز پڑھنے گھر سے دور نکل جاتا۔ میری والدہ کو ابھی تک میرے مسلمان ہونے کا پتہ نہیں چلا تھا۔ خوش قسمتی سے ایک بار پھر ماہِ رمضان المبارک کی آمد آمد تھی میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اب کی بار رمضان المبارک میں پورے روزے رکھوں گا۔ چاند رات کو سوچا امی کو بتا دوں کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور کل سے رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے لہٰذا مجھے روزہ رکھنا ہے۔ چنانچہ رات کے پچھلے پہر جب سب گھر والے سو گئے تو میں دبے پاؤں ماں کے پاس آیا اور انہیں جگا کر اپنے دل کی بات بتا دی۔ میرا یہ بات کرنا تھا کہ ماں دم بخود رہ گئی اور گھر بھر میں ایک کہرام برپا کر دیا۔ ہر ایک مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یوں دیکھ رہا تھا کہ جیسے ابھی کچا چبا جائے گا۔ مجھے راتوں رات گھر والے سکھر میں

ایک بابا کے پاس لے گئے اُسے بتایا کہ اس پر کسی نے جادو وغیرہ کر دیا ہے یہ بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔ میں نے چلا کر کہا کہ میں پاگل نہیں ہوں بلکہ ابھی تو صحیح معنوں میں عقل وخرد کی دہلیز پر قدم رکھا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین، دینِ اسلام قبول کر لیا ہے۔ میری زبان سے ان کلمات کا نکلنا تھا کہ گھر والوں نے مجھے پکڑا اور واپس لے آئے۔ گھر پہنچتے ہی سب مجھ پر پل پڑے، میری خوب پٹائی کی گئی مگر میں اسلام کا سچا شیدائی بن چکا تھا اس لئے ان کی مار دھاڑ مجھے میرے ارادے سے نہ پچھاڑ سکی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ دینِ اسلام چھوڑنے کے لئے کسی طور پر بھی آمادہ نہیں تو انھوں نے مجھے جان سے مار ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ مجھے جب اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب تو گھر والے مجھے جان سے مار ڈالیں گے تو میں گھر سے بھاگ کر میرپور خاص جا پہنچا۔ یہاں میں نے نماز ادا کی۔ میرا ارادہ یہاں سے حیدر آباد جانے کا تھا مگر جیب خالی ہونے کے باعث مجھے سخت پریشانی کا سامنا تھا۔ اتنی رقم بھی پاس نہ تھی کہ پیٹ میں لگی بھوک کی آگ ہی بجھا سکوں، فاقہ مستی نے جب طول پکڑا تو شدتِ بھوک سے بے قرار ہو کر بادلِ نخواستہ ایک دکاندار کو لڑکھڑاتی زبان سے اپنی داستانِ غم بیان کی، مگر شاید وہ بھی پیشہ وارانہ گداگروں سے تنگ آیا ہوا تھا، مجھے بھی پیشہ ور گداگر سمجھ کر خوب کڑوی کسیلی باتیں سنائیں اور انتہائی حقارت سے دُھتکار دیا۔ ناچار سر جھکائے

بوجھل قدموں ایک جانب چل دیا مگر پیٹ کی فریاد نے ایک بار پھر مجبور کیا تو قسمت آزمائی کے لئے اب کی بار ایک ہوٹل پر جا پہنچا۔ میں نے پھر ڈگمگاتے ہوئے اپنی آپ بیتی ہوٹل کے مالک کو سنائی مگر اُس نے بھی پہلے دکاندار کی طرح ذلت آمیز جملوں سے میری خاطر تواضع کی۔ بے بسی کے سبب میری پلکیں بھیگ گئیں۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی دوران ایک جاننے والے سے ملاقات ہوگئی اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ میں نے اسے اپنی بِپتا سنائی تو اس نے مجھے کھانا بھی کھلایا اور حیدر آباد جانے کے اخراجات بھی فراہم کردیے۔ حیدر آباد پہنچ کر اپنے ایک شناسا کے پاس گیا جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، میری روداد سن کر انہوں نے مجھے حوصلہ دیا۔ انہی کے مشورے پر قانونی طور پر اسلامی معاشرے کا حصّہ بننے کے لئے ایک مفتی صاحب سے مسلمان ہونے کا تصدیق نامہ حاصل کیا۔ کورٹ میں کاغذی کاروائی کے لیے پہنچا تو اتفاقاً گھر والے بھی مجھے تلاش کرتے کرتے وہاں آدھمکے۔ انہوں نے جونہی مجھے دیکھا آگ بگولہ ہوکر بھوکے بھیڑیوں کی طرح دانت پیستے ہوئے میری جانب لپکے۔ اس سے پہلے کہ وہ مجھے مار مار کے اَدھ مرا کردیتے میں بے اختیار چیخنے چلانے لگا ''میں مسلمان ہوا ہوں اور یہ مجھے جان سے مارنا چاہتے ہیں'' میری آہ وبُکا سن کر فوراً پولیس والے آگئے جس پر میری جان بخشی ہوئی۔ پھر

کورٹ کچہری کی کاروائی کے بعد مجھے مکمل گلو خلاصی نصیب ہوگئی۔کورٹ کچہری کے معاملات سے فارغ ہو جانے کے بعد میں ہاتھوں ہاتھ حیدر آباد آفندی ٹاؤن میں واقع دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جا پہنچا اور یہاں ہونے والے دس روزہ سنّتوں بھرے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہوگیا۔اسلامی بھائیوں نے مجھے ایسی محبت دی کہ میں بس یہیں کا ہو کر رہ گیا۔دورانِ اعتکاف شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات اور عاشقانِ رسول کو آپ کے عشق میں مچلتا دیکھ کر دل میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ایسی محبت پیدا ہوگئی کہ اب بس یہی ارمان تھا کہ کسی طرح اس عظیم ہستی کا دیدار کرلوں کہ جن کے فیضان سے کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والے نجانے کتنے لوگ نورِ ایمان سے منور ہو چکے ہیں۔آخر کار چاند رات کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات و دیدار کی تمنا لئے مدنی قافلے کے ہمراہ باب المدینہ (کراچی) کے لیے روانہ ہوا۔ہم رات گئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچے۔رات تو دیدار کی تمنا پوری نہ ہوسکی البتہ صبح فجر میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دیدار نصیب ہوگیا۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اقتدا میں نمازِ عید ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔نمازِ عید کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں سے عید مل رہے تھے، مجھے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کمالِ شفقت

فرماتے ہوئے مسکرا کر مجھے نہ صرف دیر تک سینے سے لگائے رکھا بلکہ عیدی بھی عطا فرمائی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اس قدر شفقت اور محبت بھرے انداز نے میرے سارے غم غلط کردیے۔ میرے دل میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عقیدت کا باغ آج پھر سر سبز و شاداب ہو گیا اپنے مہربان پیر و مرشد کو آنکھوں کے سامنے پا کر میرے دل میں رُکا غموں کا سیلاب آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں کے راستے رُخساروں پر بہہ نکلا۔ اب میں نے مدنی قافلہ کورس میں داخلہ لے لیا۔ جس سے مزید مدنی کام کرنے کا جذبہ ملا اور میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لئے کوششیں کرنے لگا۔ مدنی ماحول کی برکت سے میں نے داڑھی شریف سجا کر سبز سبز عمامہ شریف کو اپنے لباس کا حصہ بنا لیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی مشاورت میں مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب مدنی ماحول سے وابستگی کی برکت سے میری شادی بھی ہو چکی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولادِ نرینہ کی دولت بھی عطا فرمادی ہے۔ میں نے نیت کی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بیٹے کو حافظِ قرآن، عالمِ دین و مفتی بناؤں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿2﴾ باکردار عطاری

ضلع غازی پور (یوپی، ہند) کے شہر گرام چوکیاں کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۲۶ھ بمطابق اپریل 2005ء ہند کے مشہور شہر بمبئی میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے مدنی قافلہ کورس کے دوران عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ 3 دن کے لیے کُرلا کمانی کی ایک مسجد میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے تشریف لایا۔ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول ہر روز بعد نمازِ عصر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب فرماتے تھے۔ آخری دن مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول حسبِ معمول بعد نمازِ عصر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے سلسلے میں مسجد سے باہر تشریف لائے اور نیکی کی دعوت دیتے ہوئے ایک حجّام کی دوکان پر پہنچے جہاں چند ماڈرن نوجوان خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ایک عاشقِ رسول نے آگے بڑھ کر نیکی کی دعوت پیش کی اور اپنے ساتھ ہاتھوں ہاتھ مسجد میں چلنے کی مدنی التجا کی۔ ان میں سے کچھ تو ہاتھوں ہاتھ مسجد آگئے اور کچھ کہنے لگے: ہم گھر سے وضو وغیرہ کر کے آتے ہیں۔ چنانچہ نمازِ مغرب کے بعد جونہی بیان کا آغاز ہوا تو وہ بھی مسجد میں آپہنچے۔ مُبلّغ اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **''قبر کا امتحان''** سے بیان کیا۔ بیان کے اختتام پر مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دولتِ

ایمان کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کا ذہن دیا نیز مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کی بھی ترغیب دلائی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی کا انداز ایسا دلکش تھا کہ بیان کے بعد جونہی ملاقات کے لئے کھڑے ہوئے تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی مسکرا مسکرا کر ملاقات فرما رہے تھے اور راہِ خدا میں سفر کے فضائل بتا کر ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی بھرپور ترغیب دلا رہے تھے۔ اس پر ان نوجوانوں نے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد وہ مسجد سے باہر چلے گئے، ابھی چند ساعتیں ہی گزری تھیں کہ وہ واپس پلٹ آئے۔ ان کے چہروں کے تأثرات کسی بڑے انقلاب کا پتا دے رہے تھے، قریب پہنچ کر انھوں نے اپنے واپس آنے کا مقصد کچھ اس طرح بیان کیا کہ **"ہم غیر مسلم ہیں اور دائرۂ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں" آپ ہمیں کَلِمَہ پڑھا کر مسلمان کر دیجئے۔** چنانچہ امیرِ قافلہ نے فوراً انہیں کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ امیرِ قافلہ اور دیگر عاشقانِ رسول کی خوشی دیدنی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ان کی محنت وصول ہوگئی۔ عاشقانِ رسول نے ان نومسلم اسلامی بھائیوں کو سینے سے لگا لیا، اسلام قبول کرنے پر مبارک باد دی اور دعائے استقامت سے نوازا۔ امیرِ قافلہ نے جب اُن سے قبولِ اسلام کا سبب پوچھا: تو کہنے لگے! ہم نے عاشقانِ

رسول کے سنّتوں بھرے مَدَنی قافِلے کو دیکھا تو آپ حضرات کے طور طریقے کا بغور جائزہ لینا شُروع کردیا، آپ کے حُسنِ اخلاق، میٹھی گُفتار، پاکیزہ کردار، سب کے ساتھ ہمدردی و پیار اور محبت بھرے انداز سے پیش آنے نے ہمیں بے حد متاثر کیا۔ مزید یہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے ہمارے دل میں دینِ اسلام کی محبت ڈال دی۔ درس و بیان سُن کر ہمارے دل و دماغ نے گواہی دی کہ دعوتِ اسلامی کے یہ مبلغین دینِ اسلام کے سچے داعی اور راہِ نجات کے راہی ہیں۔ یوں ہم نے دینِ اسلام قبول کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان نومسلم اسلامی بھائیوں نے ہاتھوں ہاتھ 92 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کرلیا۔ دو دن بعد جب یہ نومسلم اسلامی بھائی ذاتی ضروریات کا سامان لینے اپنے گھر پہنچے تو واپسی پر ان کے ہمراہ دو نوجوان اور بھی تھے۔ وہ دونوں بھی دینِ اسلام قبول کر کے دارین کی سَرفرازیاں حاصل کرنے کے خواہش مند تھے چنانچہ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول نے موقع غنیمت جانتے ہوئے انھیں بھی ہاتھوں ہاتھ کَلِمَہ طَیِّبَہ پڑھا کر کفر و شرک کے تپتے ریگستان سے نکال کر شجرِ اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں تلے لا کھڑا کیا اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے پانچ غیر مسلموں کو اسلام کی سَرمدی نعمت نصیب ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول کی کیسی بہاریں ہیں کہ اس سے متأثر ہو کر نہ صرف مُعاشرے کے بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنّتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے ہیں بلکہ کئی غیر مسلم بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے دینِ اسلام کی دولت پا چکے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ مدنی قافلوں میں سفر کریں اورخوب خوب انفرادی کوشش کریں۔ ہوسکتا ہے ہمارے سبب کسی کو راہِ راست نصیب ہو اور کوئی دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر جنّت کے راستے پر گامزن ہو جائے یوں ہمارے لئے دُنیا وآخرت کی کامیابی کا سبب بن سکتا ہے جیسا کہ

حضرت سیدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہاری رہنمائی سے کسی شخص کو ہدایت مل جائے تو یہ تمھارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری، کتاب الجھاد و السیر، باب دعاء النبی الی الاسلام و النبوۃ الخ، ۲/۲۹۴، حدیث:۲۹۴۲ مختصراً)

کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں دعوتِ دین دیں قافِلے میں چلو
دین پھیلایئے سب چلے آیئے مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿3﴾ 25غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

ایک اسلامی بھائی کے تحریر کردہ بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے باب الاسلام سندھ کے ضلع ٹنڈو اللّٰہ یار کی تحصیل چمبڑ کے **گوٹھ بہرام خان** کی ایک مسجد میں پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد شُرکائے قافلہ جدول کے مطابق ''علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت'' کے سلسلے میں مسجد سے باہر آئے۔ عاشقانِ رسول علاقے کے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرکے انہیں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے اور نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے بیان میں شرکت کی دعوت دے رہے تھے کہ اسی دوران شُرکائے قافلہ کا چند غیر مُسلموں سے آمنا سامنا ہوگیا۔ امیرِ قافلہ نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے محبت بھرے انداز میں قبولِ اسلام کی دعوت پیش کی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اپنے کرم کے دروازے کھول دیے، جس سے ان کے دل دینِ اسلام کی طرف مائل ہوگئے یوں وہ سب غیر مُسلم کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد وہ نومُسلم اسلامی بھائی شُرکائے قافلہ کو اپنے ساتھ دیگر غیر مُسلموں کے پاس لے گئے۔ مبلِّغ دعوتِ اسلامی نے ان پر بھی انفرادی کوشش کی، دینِ اسلام کی

تعلیمات سے روشناس کرایا اور انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی۔ تھوڑی دیر تک جاری رہنے والے سوالات و جوابات کے تبادلے کے بعد اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کی مختصر سے وقت میں کی گئی انفرادی کوشش کی برکت سے 25 غیر مسلموں کو دولتِ ایمان نصیب ہوگئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی قافلوں میں سفر کرنا کیسا عظیم کام ہے، اس کی بدولت نہ صرف گناہ گار تائب ہوتے بلکہ کتنے ہی غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوجاتی ہے۔ لہٰذا نیّت فرمالیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر تیس دن میں کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کروں گا۔

﴿4﴾ نومسلم، عالم کیسے بنا؟

سکھر (باب الاسلام، سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ اسلام کے دامن میں آنے سے پہلے میں کفر وشرک کے ظلمت کدوں میں بھٹک رہا تھا۔ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوا اور مجھے راہِ ہدایت نصیب ہوگئی، ہوا کچھ اس طرح کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۱۸ھ بمطابق دسمبر 1997ء میں

دینِ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر اپنے علاقے کے ایک جیّد عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہوا اور کفر و شرک سے توبہ کر کے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ ایمان کی عظیم دولت ملنے پر میں شاداں و فرحاں تھا لیکن فرائض وواجبات اور دیگر احکام سیکھنے کی فکر بھی لاحق ہو چکی تھی۔ نیز اسلام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا مگر کچھ مسائل کی وجہ سے کشمکش کا شکار ہو گیا۔ ایسے میں مجھے ایک اچھے ماحول کی تلاش تھی جو اس معاملے میں میری رہنمائی اور مُعاوَنَت کرے۔ اسی دوران خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا مدنی ماحول میسر آ گیا، جس کی بدولت میری زندگی میں مُثبَت تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ پھر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف ''فیضانِ سنّت'' کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا جس کے ذریعے مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کا تعارف ہوا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی سے لبریز تحریر پڑھ کر مجھ پر یہ بات آشکار ہو گئی کہ عالمِ اسلام میں اہلسنّت و جماعت ہی اسلام کی تعلیمات پر صحیح طور پر عمل پیرا ہے۔ جوں جوں میں فیضانِ سنّت کا مطالعہ کرتا گیا اس کی برکت سے نہ صرف میرے اَخلاق و کردار میں نکھار آتا گیا بلکہ رفتہ رفتہ میں فرائض وواجبات، سُنَن و

نوافل کا پابند بھی بنتا چلا گیا۔ ابتداً داڑھی شریف رکھنے میں کافی دشواری ہوئی مگر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کی چاشنی نے میرے دل میں سنّت کی اہمیت کو اس طرح اجاگر کر دیا کہ میں نے نہ صرف اپنے چہرے کو میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف کے نور سے پُرنور کر لیا بلکہ سر پر عمامہ شریف کا تاج بھی سجا لیا۔ فیضانِ سنّت کے مطالعہ سے جہاں اور بے شمار برکتیں حاصل ہوئیں وہیں درست مخارج سے قرانِ مجید پڑھنے کا جذبہ بھی پیدا ہوا۔ جس کے لیے میں نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ مدرسۃ المدینہ میں جہاں میں قرانِ مجید پڑھنے کی سعادت پانے لگا وہیں گاہے گاہے سنّتوں کے عامل شفیق اساتذہ سے علمِ دین کے فضائل بھی سُنتا، جن کی بدولت میرے اندر عالمِ دین بننے کا شوق بھی پروان چڑھنے لگا۔ اپنے اس شوق کی تکمیل کے لیے میں نے دعوتِ اسلامی کے علمی شعبے جامعۃ المدینہ میں عالم کورس کے لیے داخلہ لے لیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے میں نے درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کر لیا اور پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ (سکھر) میں ناظمِ جدول کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینا شروع کر دیں۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک نومسلم آبادی میں دینِ اسلام کی تعلیمات

عام کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿5﴾ نوجوان کا قبولِ اسلام

ایک اسلامی بھائی کا تحریر کردہ مکتوب ضروری ترمیم واضافہ کے ساتھ پیشِ خدمت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ۵ ارمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۸ھ بمطابق 27 ستمبر 2007ء باب المدینہ (کراچی) سے ہند (بھارت) روانہ ہوا۔ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول ہند کے مختلف شہروں (جے پور، دہلی، بمبئی، حیدر آباد دکن وغیرہ) میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے بعد واپس مرکز الاولیا (لاہور، پاکستان) کی جانب محوِ سفر تھے کہ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کی اٹاری بارڈر پر ایک غیر مسلم نوجوان (جو کہ گریجویٹ تھا) سے ملاقات ہوگئی۔ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول نے جب اسے اپنی جانب متوجہ پایا تو پُرتپاک انداز میں ملاقات کی اور احسن انداز میں اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے اسلامی زندگی کے روشن پہلوؤں سے روشناس کیا۔ اس غیر مسلم نوجوان کی گفتگو سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہے۔ اس نوجوان کی لگن اور میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں کو غور سے سننے کے انداز نے مدنی قافلے والوں کو طویل گفتگو پر مجبور کر دیا۔ انفرادی کوشش کا یہ سلسلہ کم و بیش تین گھنٹے تک جاری رہا، جس نے اس نوجوان پر اسلام کی حقانیت آفتابِ نیم روز (دوپہر کے سورج) کی طرح ظاہر کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور وہ نوجوان مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کے کردار اور میٹھی گفتار سے متاثر ہو کر اسلام کی حقانیت کا قائل اور قبولِ اسلام کی طرف مائل ہو گیا۔ اسلامی بھائیوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کر حلقہ بگوشِ اسلام کر لیا۔ اس نومسلم کا اسلامی نام "احمد رضا" رکھا گیا۔ شرکائے مدنی قافلہ نے اس نومسلم اسلامی بھائی کو قبولِ اسلام پر مبارک باد دی، مختلف تحائف نیز کتب و رسائل دیے اور دعائے اِستقامت سے نوازا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿6﴾ نورِ ایمان نے ظاہر و باطن چمکا دیا

صوبہ بلوچستان کے علاقے بیلہ کے رہائش پذیر ایک نومسلم اسلامی بھائی کی داستان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: دینِ اسلام کی پُرنور فضاؤں میں آنے سے قبل میری زندگی کے "انمول ہیرے" کفر و شرک کی

تاریک وادیوں میں ضائع ہورہے تھے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی شانِ بے نیازی پہ قربان کہ جس نے مجھ نکمّے اور کھوٹے کو اسلام کی دولت عطا فرمائی۔ میرے قبولِ اسلام کا سبب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک مبلغ اسلامی بھائی بنے، ہوا کچھ یوں کہ ایک دن میری ملاقات سبز عمامہ سجائے مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی۔ وہ اسلامی بھائی مجھے جانتے نہیں تھے، دورانِ گفتگو جب میں نے اپنا غیر مسلم ہونا ظاہر کیا تو ان کا رنگ ایک دم پھیکا پڑ گیا، ان کے چہرے پر غم کے آثار نمایاں تھے۔ اس اسلامی بھائی نے نہایت درد بھرے انداز میں اسلام کی عظمت اس کے نمایاں پہلو اور مساوات کے بارے میں بتایا کہ اسلام میں کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے یہ میرے بہت بڑے خیر خواہ ہیں، ان کے دلکش اور لَجاجت بھرے انداز نے میرا دل مُوہ لیا۔ ان کی پُر تاثیر گفتگو سے میں بے حد متأثر ہوا کیونکہ آج تک اس انداز میں اسلام کے متعلق کسی نے نہیں سمجھایا تھا نیز اُن کے حُسنِ اخلاق اور ملنساری کے انداز نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ نجات اِسی راستے پر چلنے میں ہے چنانچہ میں نے اسی اسلامی بھائی کے ہاتھ پر 12 جولائی 2006ء کو کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور اسلام قبول کرلیا۔ میری خوش نصیبی کہ اسلام قبول کرنے کے کچھ ہی دنوں بعد دعوتِ اسلامی کے

مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کی بدولت مجھے بھی بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں لاکھوں لاکھ عمامے اور داڑھی والے اسلامی بھائیوں کو دیکھ کر دل میں اسلام کی عظمت اور دعوتِ اسلامی کی محبت گھر کرگئی۔ ذکر و دعا اور تصورِ مدینہ نے مجھے ایک پُر کیف روحانیت سے سرشار کردیا۔ اجتماع کے اختتام پر ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کی بدولت راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 12 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی جہاں دیگر بے شمار برکتیں نصیب ہوئیں وہیں دینِ اسلام کے بہت سارے بنیادی مسائل سیکھنے کا بھی موقع ہاتھ آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں اور سنّتوں بھری زندگی گزار رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿7﴾ نومسلم، مؤذن کیسے بنا؟

حیدرآباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ سنّتوں کی تربیت کے لئے بابُ الاسلام (سندھ) حیدرآباد سے ٹنڈو آدم پہنچا۔ تینوں دن عاشقانِ رسول نے مدنی مرکز کے عطا کردہ جدول کے مطابق علاقے میں خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔ قافلے کے آخری روز ایک غیر مسلم شخص مسجد کے باہر آیا اور امیرِ قافلہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کرنے لگا۔ امیرِ قافلہ مسجد میں تشریف فرما تھے، باہر تشریف لائے اور اس اجنبی شخص سے مسکرا کر پُر جوش انداز میں ملاقات فرمائی۔ ملاقات کے بعد وہ شخص کچھ اس طرح گویا ہوا: اسلام نہایت پاکیزہ مذہب ہے، امن و سلامتی اور مساوات کا درس دیتا ہے مگر میں مسلمان نہیں ہوں۔ امیر قافلہ نے جب اس غیر مسلم کو اسلام کی طرف راغب دیکھا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے اسلام کی دعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر قافلہ کی پُر خلوص انفرادی کوشش رنگ لائی اور کچھ ہی دیر میں وہ شخص مسلمان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ امیرِ قافلہ نے اسے کَلِمَہ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ نو مسلم اسلامی بھائی مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول سے کہنے لگے: میرے گھر والوں کو بھی اسلام کی دعوت پیش کریں امید ہے کہ آپ کی انفرادی کوشش سے وہ بھی اسلام قبول کرلیں۔ چنانچہ اس نو مسلم اسلامی بھائی کے قلبی جذبات دیکھ کر امیرِ قافلہ اور دیگر اسلامی بھائی اس نو مسلم اسلامی بھائی کے

گھر تشریف لے گئے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کے گھر والوں کو بھی اسلام کی دعوت پیش کی، جس کے نتیجے میں اس کے گھر کے مزید 9 افراد بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے۔ جب امیرِ قافلہ نے اس نومسلم اسلامی بھائی سے پوچھا کہ آپ دینِ اسلام کے متعلق اتنا نرم گوشہ رکھتے تھے اور آپ کے دل میں اسلام کی محبت بھی تھی تو اب تک آپ مسلمان کیوں نہیں ہوئے تھے؟ اس پر اس نومسلم اسلامی بھائی نے جواب دیا: میں نے اسلام کے متعلق جو کتابوں میں پڑھا تھا وہ بظاہر نظر نہیں آتا تھا۔ جب آپ کا مدنی قافلے آیا تو مجھے کتابوں والے اسلام کی چلتی پھرتی صورت آپ میں نظر آئی، میں نے تین دن مسلسل آپ کے معاملات کو تنقیدی نگاہ سے دیکھا تو میرے دل سے یہی صدا سنائی دی کہ ہو نہ ہو یہی اسلام کے سچے پیروکار اور عاشقانِ نبی مختار ہیں۔ دل نے اسلام کی حقانیت کی گواہی دی اور میں مسلمان ہوگیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ نومسلم اسلامی بھائی ایک مسجد میں مؤذّن ہیں اور پانچوں وقت باجماعت نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کا مژدۂ جانفزا سنا کر دوسرے مسلمانوں کو بھی دوجہاں کی سرفرازی کی طرف بلاتے ہیں۔ اُن کے مدنی مُنّے مدرسۃ المدینہ میں قرانِ پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑے سعادت مند ہیں وہ اسلامی بھائی کہ جن کی کوششوں سے کوئی غیر مسلم کُفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی کی طرف نکل آئے یا کوئی مسلمان گناہوں سے تائب ہو کر سنّتوں بھری زندگی گزارنے پر کمربستہ ہوجائے۔ لہٰذا ہمیں بھی مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ اذان کے شیریں کلمات

۱۴۲۹ھ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے 30 روزہ اجتماعی اعتکاف کے دوران ایک اسلامی بھائی نے اپنی زندگی میں برپا ہونے والے عظیم مدنی انقلاب کا تذکرہ کچھ ان الفاظ میں کیا: دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ ماحول میسر آنے سے قبل میں غیر مسلم تھا۔ میرے حلقۂ احباب میں کچھ مسلمان دوست بھی تھے جو گاہے گاہے مجھے اسلام کی دعوت دیتے رہتے مگر میں سنی ان سنی کردیا کرتا تھا۔ میری خوش بختی مجھے باب المدینہ (کراچی) کھینچ لائی جو میری ہدایت کا سبب بن گئی، ہوا کچھ یوں کہ فکرِ روزگار میں چند دوستوں کے ہمراہ باب المدینہ (کراچی) آگیا، ایک دن دوستوں کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ

راستے میں ایک مسجد سے اذان کی آواز سنائی دی۔ اذان کے دلکش کلمات میرے کانوں میں رس گھولنے لگے اور بے ساختہ میری زبان پر کَلِمَۂ طَیِّبَہ جاری ہوگیا، میرے دوستوں نے جب میری زبان سے کلمہ سنا تو موقع غنیمت جانتے ہوئے ایک بار پھر مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہنے لگے: تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ میں نے کہا: کبھی نہ کبھی میں بھی مسلمان ہو ہی جاؤں گا۔ میرے دل میں رفتہ رفتہ اسلام کی محبت گھر کرتی چلی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخر کار ایک دن میں باب المدینہ (کراچی) کے علاقے النور سوسائٹی کی نور مسجد چلا گیا اور وہاں کے امام صاحب (جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے) کے ہاتھ پر کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ وہاں موجود اسلامی بھائیوں نے اسلام قبول کرنے پر مجھے مبارک باد دی، کچھ ضروری مسائل سکھائے اور مزید علمِ دین حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کا ذہن بنایا۔ میں نے فوراً ہامی بھر لی، مجھے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بھیج دیا۔ یہاں میرے شب و روز عبادتِ الٰہی اور علمِ دین سیکھنے سکھانے میں گزرے۔ دورانِ مدنی قافلہ ایک دن شہزادۂ عطار حضرت مولانا حاجی ابو اُسید عُبید رضا عطاری المدنی مُدَّظِلُّہٗ

العَالِی سے ملاقات ودست بوسی کا شرف حاصل ہوا اور ان کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں بھی داخل ہوگیا۔ مدنی قافلے سے واپسی پر جب گھر پہنچا تو اسلام قبول کر لینے کی پاداش میں گھر والوں اور دیگر رشتہ داروں نے خوب پھبتیاں کَسیں، جلی کٹی باتوں اور مار پٹائی سے میرا استقبال کیا گیا۔ جب انہیں کسی طرح بھی اپنی دال گلتی نظر نہ آئی تو مجھے طرح طرح کے لالچ دیئے جنہیں میں نے ٹھکرا دیا۔ اب انہوں نے رشتے ناتے توڑنے کی دھمکیاں دینا شروع کردیں لیکن مرشدِ کریم کے صدقے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان تمام آزمائشوں میں ثابت قدمی عطا فرمائی۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدینہ میں ہونے والے 30 روزہ اجتماعی اعتکاف کی بہاریں لوٹ رہا ہوں۔

آیئے عاشقیں، مل کے تبلیغِ دیں کافروں کو کریں، قافِلے میں چلو
کافر آجائیں گے، راہِ حق پائیں گے اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو

کُفر کا سر جھکے، دیں کا ڈنکا بجے
اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

یہ **حقیقت** ہے کہ صحبت اثر رکھتی ہے، انسان اپنے دوست کی عادات و اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں نیک آدمی کی مثال مشک والے کی طرح بیان کی گئی ہے کہ اگر اس سے کچھ نہ بھی ملے تو اس کی ہم نشینی خوشبو میں مہکنے کا سبب بنتی ہے جبکہ بُرا آدمی بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر بھٹی کی سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اُس کا دھواں تو پہنچتا ہی ہے۔ گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی ماحول میں تربیت پا کر سنّتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنّتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پھر زندگی کی میعاد پا کر اس شان وشوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت، راہِ خدا کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجیے اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہونگی۔

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر کُتُب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی کیسٹ سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَینَ الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کردیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے "**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت: ________________ عمر ___ رُکن سے مرید یا طالب ہیں ______ خط ملنے کا پتا __________________________

فون نمبر (مع کوڈ): ________ ای میل ایڈریس ________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ________ سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال: ________ کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا: ____ موجودہ تنظیمی ذمہ داری ______ مُندَرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر** فرمادیجئے۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہونے کے لیے ان سے بَیعت ہو جائیے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر "**مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)**" کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام وپتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قبولِ اسلام کی مَدَنی بہاریں

حصہ 2

مَدَنی چینل کی برکت سے قبولِ اسلام

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

MC 1286
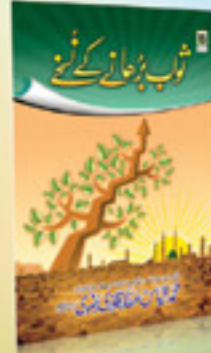
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net